Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

فون ۴۴۹۰

جلد ۲۷/۴۲ | ہفتہ ۲۵ رجب ۱۴۱۲ھ، یکم تبلیغ ۱۳۷۱ہش، یکم فروری ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۶

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع (۲)

درخواست دعا

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا معدے اور انتڑیوں کا آپریشن کر کے معدے اور انتڑیوں کا متبادل راستہ جاری کر دیا گیا ہے۔ یہ آپریشن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب رہا ہے۔ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی عام صحت بہتر ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ خصوصی طور پر توجہ اور التزام سے حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے صلاحیت بخشی ہے کہ لوگوں کے غموں کو اپنا لیں

یہ وہ اعلیٰ مرتبہ ہے جس سے ایک داعی الی اللہ کی آواز میں غیر معمولی طاقت پیدا ہو جاتی ہے

جرمنی کے جن لوگوں سے ناراضگی تھی انہوں نے غیر معمولی پاک تبدیلی دکھائی سب کو دل کی گہرائیوں سے معاف کرتا ہوں

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۶ فتح ۱۳۷۰ہش (۶ دسمبر ۱۹۹۱ء) بمقام بیت الفضل لندن

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

جرمنی کا واقعہ ۔ استغفار کی ضرورت

"دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں مضمون کو آگے بڑھانے سے پہلے ضمناً جرمنی میں ہونے والے اس واقعہ سے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں جس کے متعلق مجھے نصیحت کا ایک خطبہ دینا پڑا اور جماعت کو سمجھانا پڑا کہ اس قسم کے واقعات ہیں جو نظام جماعت کو کمزور کر سکتے ہیں، خطرے میں ڈال سکتے ہیں اور امارت کے وقار کو گہرا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اس لئے ان کو سمجھیں اور غور کر کے ان سے عبرت حاصل کریں اور آئندہ اپنے معاملات میں ہمیشہ اپنی نگرانی کریں کہ اس قسم کی ٹھوکریں آپ نہ کھائیں۔ یہ مقصد تھا جس کی وجہ سے وہ خطبات دیئے گئے۔ ذاتی طور پر کسی کو متہم کرنا اور ذاتی طور پر کسی کو ساری دنیا میں رسوا کرنا ہرگز مقصد نہیں تھا (اللہ تعالیٰ پناہ دے) کیونکہ ایسا خیال ہی میرے لئے بہت مکروہ ہے لیکن چونکہ مثالیں حقیقی پیش کرنی تھیں اور یہ مجبوری تھی کہ بجائے اس کے کہ فرضی واقعات گھڑ کر جماعت کے سامنے نمونۃً رکھتا۔ عملاً جو واقعات گزرے ان کی مثال دینی تھی۔ اس لئے بغیر نام لئے عہدوں کا ذکر کر کے یا بعض لوگوں کے متعلق یہ کہہ کر بعضوں نے ایسا کیا، ان کا عمومی ذکر کیا تھا۔ اس سے جماعت کو یہ سمجھ جانا چاہئے تھا کہ انفرادی طور پر ان کو حقارت کا، تحقیر کا نشانہ نہ بنائیں اور طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنائیں۔ خود نصیحت پکڑیں لیکن ان کو ذلیل و رسوا نہ سمجھیں۔ عموماً یہی ردِّ عمل جماعت کی طرف سے ہوا ہے لیکن بعض لوگ جو عہدوں کے متعلق جانتے تھے کہ یہ عہدہ کس کے سپرد ہے انہوں نے ضرورت سے کچھ زیادہ اسے ذاتی مسئلہ بنا لیا اور مجھے جو خطوط ملنے شروع ہوئے ان میں بھی یہ رجحان تھا کہ بہت سختی اور نفرت کے ساتھ ہم ان واقعات کو اور اس طرزِ عمل کو ردّ کرتے ہیں۔ طرزِ عمل کو ردّ کرنا تو درست ہے لیکن جن اشخاص سے یہ باتیں رونما ہوئیں ان کے متعلق تحقیر آمیز رویہ اختیار کرنا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو ایک ابتلاء میں ڈال سکتا ہے۔ ہم میں سے ہر شخص میں کوئی نہ کوئی ایسی کمزوری ضرور ہے کہ جس پر اگر خدا کی ستّاری کی چادر نہ رہے تو دنیا کے سامنے ہمارا جو وجود ظاہر ہو وہ قابلِ نفرت ٹھہرے۔ اس لئے ایسے موقع پر استغفار کرنا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت کے علاوہ ستّاری طلب کرنی چاہیئے اور جو لوگ ان واقعات میں ملوث ہوئے ان پر رحم کرنا چاہیئے نہ کہ نفرت۔ ہاں جو معاملات قابلِ نفرت ہیں وہ قابلِ نفرت ہی ٹھہرتے ہیں۔ اس تفریق کو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ہمیشہ اپنے معاملات میں پیشِ نظر رکھا اور جماعت کو بھی اسی کی نصیحت فرماتے رہے کہ بعض باتوں سے نفرت ضروری ہے مگر انسانوں سے نفرت نہ کرو۔ ان پر رحم کرو۔ ان کی اصلاح کی کوشش کرو۔

تمام لوگوں کو دل کی گہرائیوں سے معافی

اس تمہید کے بعد میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جرمنی کی مجلسِ عاملہ میں یا اس سے باہر اگر کوئی لوگ اپنی غلطیوں کی وجہ سے غلط رویہ اختیار کر کے ناراضگی کا موجب ٹھہرے تو انہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت ہی غیر معمولی پاک تبدیلی کا نمونہ بھی دکھایا۔ توبہ اور استغفار سے کام لیا اور کسی ایک کے متعلق بھی اب میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ دل کی گہرائی کے ساتھ میں اسے معاف نہیں کر سکا۔ ان میں سے ہر ایک کے معاملات میں اب میرا دل کلیّۃً صاف ہے۔ ایک دو ایسے مخلصین تھے جن کو ابھی تک بات پوری طرح سمجھ نہیں آرہی تھی اور میں خطبہ میں اس اعلان سے پہلے ان کو سمجھانے کا انتظار کر رہا تھا کہ وہ سمجھ جائیں تو پھر میں عمومی اعلان کر سکوں ورنہ یہ کہنا پڑتا کہ ایک دو کے سوا باقی سب ٹھیک ہو چکے ہیں۔ ٹھیک تو اللہ کے فضل سے وہ بھی تھے ہی۔ دل کی گہرائی میں اخلاص تھا لیکن بعض لوگوں کی طبیعت میں کچھ بحث و مباحثہ کی عادت ہوتی ہے۔ کچھ نکات ان کو سمجھ نہیں آ رہے ہوتے۔ ان پر تھوڑا سا وقت لگانا پڑتا ہے۔ ان کو مختلف طریق پر سمجھانا پڑتا ہے تو اب میں شرح صدر کے ساتھ یہ اعلان کر سکتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے ان میں سے ہر ایک نے اپنے قصور کو سمجھ لیا اور اپنی غلطیوں کو خوب پہچان لیا اور آئندہ کے لئے سچے دل اور اخلاص کے ساتھ توبہ کرتے ہیں اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ ان کی توبہ کو قبول فرمائے اور آئندہ ہمیشہ ان کو اس قسم کی ٹھوکروں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے بچائے۔

اس کے علاوہ ان کے لواحقین کے متعلق اور دوستوں کے متعلق مَیں خوشنودی کا یہ اظہار بھی کرنا چاہتا ہوں کہ ایک بہت ہی عظیم الشان مثال قائم ہوئی ہے کہ جتنے بھی دوست میری ناراضگی کا مورد ٹھہرے تھے ان میں سے کسی ایک کے کسی عزیز نے بھی ان کا ساتھ نہیں دیا بلکہ جماعت کا ساتھ دیا اور (امامت) کے ساتھ اپنی کامل وفاداری کا نہ صرف اظہار کیا بلکہ عملاً اس کے نمونے دکھائے۔ ساری دُنیا میں جہاں جہاں بھی ان کے عزیز پھیلے پڑے ہیں ان میں ایک بھی استثناء نہیں بلکہ ہر ایک نے کھلے لفظوں میں واشگاف الفاظ میں مجھ پر اس بات کا اظہار کیا اور جماعت میں اپنے روّیے سے اس بات کو ثابت کیا کہ ہمارے بڑوں یا عزیزوں یا اقرباء کی غلطیاں تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے جو کارروائی کی گئی وہ سو فیصدی درست تھی اور ہم اس معاملہ میں کامل طور پر (امامت) سے وابستہ اور وفادار ہیں اور نظامِ جماعت سے وابستہ اور وفادار ہیں۔

جماعت کی تاریخ میں ایک عظیم واقعہ

پس یہ واقعہ اپنی ذات میں مکروہ سہی لیکن خدا تعالیٰ بعض دفعہ مکروہ باتوں میں سے حسن کی باتیں نکال دیتا ہے اور مکروہ چیزوں میں سے خیر کے پہلو نکال دیتا ہے تو یہ بھی جماعت کی تاریخ میں ایک اہم قابلِ ذکر واقعہ ہے کہ کسی پر یا کسی خاندان پر نہیں بلکہ بعض خاندانوں پر ابتلاء کا وقت آیا ہو اور ان تمام خاندانوں کے ہر فرد نے ثابت قدمی دکھائی ہو، جن کو سزا دی گئی وہ بھی ثابت قدم ٹھہریں، ان کے تمام رشتہ دار ثابت قدم ٹھہریں اور کوئی بھی ادنیٰ سی ٹھوکر کھا کر بھی اپنے آپ کو داغدار نہ کرے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایسا عظیم واقعہ ہے جس کو ریکارڈ ہونا چاہیئے تاکہ ان لوگوں کے متعلق پہلے خطبہ میں جو کچھ تکلیف دِہ باتیں جماعت کی تاریخ میں درج ہو گئی ہیں ان کا ازالہ بھی جماعت کی تاریخ میں درج ہو جائے۔

حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کے زمانے میں بعض صحابہ سے غلطیاں ہوئیں۔ ان میں سے تین ایسے تھے جو عظیم کردار کے مالک تھے۔ بہانہ بنا کر یا بات کو توڑ مروڑ کر وہ وقتی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کی ناراضگی سے بچ سکتے تھے۔ مگر انہوں نے سچائی کو قربان نہیں کیا۔ صاف گوئی سے کام لیا اور اس ناراضگی کو قبول کر لیا جس کے بعد ان کی زندگی ایک لمبے عرصہ تک جہنّم کا نمونہ بنی رہی یعنی اذیّت کے لحاظ سے جہنّم کا نمونہ ویسے تو وہ ان کے لئے ایک رُوحانی جنّت تیار کرنے والی زندگی تھی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم نے انتظار فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کب ان کی بخشش کا اعلان ہوتا ہے اور اس انتظار فرمانے میں ایک سے زائد حکمتیں پوشیدہ تھیں مگر ایک خصوصیت کے ساتھ ایسی حکمت ہے جس کا مَیں جماعت کے سامنے ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

اوّل یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم اس عرصہ میں خود ان کے لئے بے حد دُکھ محسوس کر رہے تھے اور بار بار کنکھیوں سے ان کو دیکھتے بھی تھے اور ان آنکھوں میں کبھی ان لوگوں نے نفرت نہیں دیکھی جن کے لئے سزا کا اعلان تھا۔ بلکہ ہمیشہ محبت دیکھی۔ حضرت کعبؓ روایت کرتے ہیں کہ مَیں تو ان آنکھوں کے سہارے زندہ تھا جو کبھی کبھی میری طرف اُٹھتی تھیں۔ جب بھی مَیں نے ان کو دیکھا ان میں محبت دیکھی کبھی ایک دن بھی نفرت نہیں دیکھی اور وہی محبت کے صدقے تھے جو میری زندگی کا سہارا بنے ہوئے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کا ایک عظیم کردار اس دَور میں ظاہر ہؤا کہ آپؐ فیصلے اپنے ذاتی خیالات اور رجحانات کی بناء پر نہیں کرتے بلکہ کلیّتہً رضائے باری تعالیٰ کی خاطر کرتے ہیں ورنہ اتنی دیر خود کیوں اذیّت محسوس کرتے رہے اور کیوں ان کو اس سے پہلے نہ معاف فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کی وحی نازل ہو۔ دوسرا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کی معافی کے نتیجہ میں ان لوگوں کی ہمیشہ کے لئے ایسی بریّت نہیں ہو سکتی تھی جیسا کہ وحی الٰہی کے نتیجہ میں ان کی بریت ہوئی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کی ناراضگی ایک عام آدمی کی سی ناراضگی نہیں تھی۔ عام بزرگوں والی ناراضگی بھی نہیں تھی۔ خلفاء والی ناراضگی بھی نہیں تھی۔ آپ خلیفۃ اللہ تھے اور آپؐ کی ناراضگی اس شخص کے لئے جس سے آپؐ ناراض ہوں دُنیا اور آخرت کی ہمیشہ کے لئے ہلاکت کا موجب بن سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی دلوں پر نظر ہے اور انبیاء کی بھی براہِ راست اس طرح دلوں پر نظر نہیں ہوتی جیسے خدا تعالیٰ کی نظر ہوتی ہے۔ انبیاء کی فراست عام انسانوں کی فراست سے بہت زیادہ روشن اور لطیف ہوتی ہے اس کے باوجود وہ دلوں کا حال کلیّتہً نہیں جانتے۔ پس خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان کا انتظار فرمانا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ آپ ان کی ایسی کامل بریّت چاہتے تھے کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے ان لوگوں کا نام عزّت اور رحمت کے ساتھ یاد کیا جائے۔ بجائے اس کے کہ ایسے داغدار اشخاص کے طور پر جن کے اُوپر داغ تو سچّا لگا لیکن نہیں کہا جا سکتا کہ کامل طور پر دُھل گیا تھا کہ نہیں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم نے گناہگار سمجھتے ہوئے بھی اپنی رحمت اور مغفرت کے جذبہ سے ان کو معاف کیا ہے یا اس گناہ کے داغ کو دھو ڈالا ہے یا کالعدم سمجھا ہے۔ جب خدا کی طرف سے وحی نازل ہوئی تو اس میں یہ شائبے باقی نہیں تھے۔ ان شائبوں کا کوئی امکان بھی نہیں تھا۔ خدا تعالیٰ نے دلوں پر نظر رکھی اور ہمیشہ کے لئے یہ اعلان فرما دیا کہ ان کو معاف کیا جاتا ہے۔ ان کے دل صاف ہو گئے ہیں (-)۔ وہ شخص جو گناہ سے سچّی توبہ کرتا ہے اس کے متعلق ارشاد ہے کہ وہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے کبھی گناہ نہ کیا ہو۔ پس اس پہلو کو بھی پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کی بخشش بعض دفعہ خدا تعالیٰ کی بخشش کے لئے ایک دُعا بن جایا کرتی تھی اور مَیں سمجھتا ہوں کہ وہ عرصہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم نے اس تکلیف میں گزارا ہے کہ دل چاہتا تھا کہ معاف فرما دیں لیکن خدا پر معاملہ چھوڑ چکے تھے اور وہ عرصہ مسلسل ان لوگوں کے لئے دُعا بنا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف فرما دیا اور تاریخی لحاظ سے وہ ہمیشہ کی زندگی پا گئے۔ اس سلسلہ میں ان کے اپنے دل کی بھی یہی کیفیّت تھی۔ چنانچہ حضرت کعبؓ روایت کرتے ہیں کہ جب مجھے پتہ چلا تو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم سے صبح کی نماز کے وقت معافی کی خبر سُن کر ان کی طرف دوڑے چلے جا رہے تھے کہ ان کو اطلاع کریں لیکن کسی ایک بلند آواز والے نے زیادہ حکمت اور ہوشیاری سے کام لیا۔ ایک پہاڑی کی چوٹی پر چڑھ کر اس نے بلند آواز سے یہ کہنا شروع کیا کہ اے فلاں اور فلاں، اے فلاں اور فلاں! خدا کے رسولؐ نے تمہاری معافی کا اعلان کر دیا ہے۔ کہتے ہیں یہ ایسی عظیم آواز تھی کہ کبھی کسی اور آواز نے زندگی بھر دل پر ایسا اثر نہیں کیا۔ پیشتر اس کے کہ پیغامبر پہنچنے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کی خدمت میں حاضری دینے کے لئے دوڑے اور حاضر ہو کر یہ سوال کیا ہے کہ یا رسول اللہؐ! آپ نے معاف کیا ہے یا خدا نے معاف کیا ہے۔ اپنی طرف سے ہماری بخشش ہوئی ہے یا اللہ کی وحی نازل ہوئی ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم نے فرمایا کہ خدا کی وحی نازل ہوئی ہے۔ خدا کی طرف سے معافی دی گئی ہے۔ کہتے ہیں اس وقت میرا دل ایسا راضی ہؤا جیسے کبھی کوئی دکھ محسوس نہ کیا ہو تو اس خاموشی اور اس دیر میں یہ بھی ایک حکمت تھی۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کی براہِ راست معافی کا تعلق ہے یہ واقعات شاذ و نادر کے طور پر تاریخ میں نمونہ کے طور پر مثالوں کے طور پر ہؤا کرتے ہیں اور روزمرّہ کی زندگی میں ایسے نہیں ہوتے بلکہ انبیاء کی زندگی میں بھی میں نے سوائے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کے دَور کے، کسی اور نبیؑ کے دَور میں ایسا واقعہ نہیں پڑھا کہ خدا تعالیٰ نے کسی کو یا خدا تعالیٰ کے رسولؐ نے کسی کو سزا دی ہو اور اللہ تعالیٰ نے پھر براہِ راست اس کو معاف فرمایا ہو۔ بریّت اور معافی کے یہ دو ہی واقعات ہیں جو صرف حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کے دَور میں ظاہر ہوئے۔ بریّت کے معاملہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بریّت وحی کے ذریعہ ہوئی اور وہاں بھی انتظار کی حکمت یہی تھی جو میں بیان کر رہا ہوں اور معافی کے سلسلہ میں بھی حضرت کعبؓ اور ان کے ساتھیوں کی معافی وحی کے ذریعہ ہوئی اور کسی نبیؑ کے زمانہ میں یہ واقعہ نہیں گزرا لیکن اس میں جو سبق ملتا ہے وہ سبق دہرایا جا سکتا ہے۔ پہلے بھی تاریخ اس سبق کو دہراتی رہی، آئندہ بھی دہراتی رہے گی کہ اگر کوئی شخص لِلّٰہ ناراض ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے شرح صدر کا انتظار کرتا رہے اور اس عرصہ میں دُعا کرتا رہے تو بعید نہیں کہ جب اس کا دل معافی پر راضی ہو تو وہ معافی خدا کی طرف سے ہی ہو اور ضروری نہیں کہ وحی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس معافی کا اعلان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرے مگر بسا اوقات شرح صدر کے ذریعہ اور دل کو نرم اور ملائم کرکے اپنی طرف سے معافی کا اعلان فرما دیتا ہے۔ پس ہم دُعا کرتے ہیں کہ آئندہ بھی جماعت کو اللہ تعالیٰ ان ٹھوکروں سے محفوظ رکھے اور اگر خدانخواستہ کوئی شخص ٹھوکر کھائے تو وہ بھی ایسے ہی نیک نمونہ دکھائے اور جب اُسے معافی ملے "تو خدا کی طرف سے معافی ملے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کے دل صاف اور پاک کئے جائیں۔

اس ضروری اعلان کے بعد جو جرمنی کے واقعہ سے تعلق رکھتا ہے اب میں واپس اس مضمون کی طرف لوٹتا ہوں یعنی دعوت الی اللہ کا مضمون جس کے متعلق خطبات کا ایک سلسلہ شروع ہے۔

دوسروں کی ذات میں دلچسپی لیں

میں ذکر کر رہا تھا کہ ایک داعی الی اللہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی کی ذات میں دلچسپی لے اور ذات میں دلچسپی لینا ایک تو انفرادی طور پر ہر شخص کے متعلق کوئی بھلائی کی بات سوچنا جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا کوئی ایسی تعریف کر دینا جو واقعۃً اس شخص میں پائی جاتی ہو۔ یہ بھی ذاتی تعلقات قائم کرنے کا اور کسی کی ذات میں دلچسپی لینے کا ایک ذریعہ ہے مگر ایک ذات میں دلچسپی لینے کا ایک رجحان ہوا کرتا ہے اور وہ رجحان خداداد رجحان ہوتا ہے لیکن اسے مزید صیقل کیا جاتا ہے اور مزید ترقی دی جاتی ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں یہ خداداد رجحان اپنے درجۂ کمال کو پہنچ گیا تھا اسی لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو رحمۃ للعالمین فرمایا گیا۔ رحمۃ للعرب ورحمۃ للعجم یا رحمۃ للمسلمین نہیں فرمایا بلکہ رحمۃ للعالمین۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو ہر ایک میں دلچسپی تھی اور رحمت کے ساتھ دلچسپی تھی۔ ہر شخص کی بھلائی کے متعلق آپ کے جذبات طبعی طور پر اُٹھتے تھے اور اس میں کسی کوشش یا ارادے کو دخل نہیں ہوا کرتا تھا از خود ہر ایک سے رحمت کے سلوک کو دل چاہتا تھا اور یہ مثال ہمیں انسانی رشتوں میں سب سے زیادہ ماں اور بچوں کے رشتے میں دکھائی دیتی ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ایک موقع پر نصیحت فرمائی کہ اگر تم میں سچا ایمان ہے تو ایمان کی اصل علامت یہ ہے کہ تمہیں خدا اور رسولؐ سے اپنے ہر عزیز اور قریبی سے زیادہ محبت ہو اور زیادہ دلی تعلق قائم ہو جائے، اگر یہ نہیں تو نہیں پھر ایمان کا پتہ نہیں کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔

اس مضمون پر غور کرتے ہوئے مجھے رحمۃ للعالمین کا حقیقی مفہوم سمجھ آیا۔ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہرگز جبراً کسی کو یہ نہیں فرما سکتا کہ تم فلاں شخص سے اپنے رشتے داروں سے زیادہ محبت کرو۔ یہ بالکل بے دلیل بات ہے اور غیر فطری بات ہے لیکن اگر خدا کے علم میں ہو کہ وہ شخص کسی سے اپنے عزیزوں سے بھی بڑھ کر محبت کرتا ہے اور جتنی اس کے قریب تر لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اُن سے بڑھ کر اُن سے محبت کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک غیر معمولی شفقت کا سلوک ہوگا کہ اس شخص متعلقہ کو بتا دے کہ دیکھو یہ تم سے اتنی محبت کرتا ہے کہ تمہارے قریب ترین عزیز اور اقرباء اور ماں اور باپ اور دوسرے رشتے دار ایسی محبت تم سے نہیں کرتے، اس لئے (احسان کا بدلہ جوابی احسان کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔) یہ دائمی قانون ہے جو یہاں بھی اطلاق پانا چاہیئے اور تمہیں بھی جواباً اس وجود سے ویسی ہی محبت کرنی چاہیئے جیسی یہ تم سے محبت کرتا ہے۔ یہ سارا مضمون اس ہدایت کے اندر داخل ہے کہ اگر تم خدا اور رسول سے اپنے ماں باپ اور اقرباء سے بڑھ کر محبت نہیں کرتے تو تمہیں ایمان کا علم ہی کوئی نہیں کہ ایمان ہوتا کیا ہے۔ دراصل یہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دل کی رحمت کی گواہی تھی اور رحمۃؐ للعالمین کا لقب اس پہلو سے ایک حیرت انگیز لقب ہے اور ایسا بے مثل لقب ہے کہ دُنیا کے کسی مذہب کے بانی، کسی نبی، کسی ولی، کسی بزرگ کے متعلق آپ ان کی اپنی کتابوں میں بھی یہ لقب درج نہیں پائیں گے۔ یہ حضرت رسول اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک عجیب شان ہے کہ اس شان میں خدا کا کوئی دوسرا نبی، کسی علاقے کا، کسی قوم کا، کسی زمانے کا شریک نہیں ہے اور یہ وہ شان ہے جو (دعوت الی اللہ) کے لئے بڑی ضروری ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سپرد عالمی ذمہ داریاں کی گئیں کہ آپ سارے عالم کے لئے گہری سچی رحمت اپنے دل میں رکھتے تھے۔ ایسی گہری اور سچی رحمت جس سے بسا اوقات ماؤں کے دل بھی ناآشنا ہوتے ہیں اور ہر ماں سے بڑھ کر بنی نوع انسان سے، خدا تعالیٰ کی مخلوق سے آپؐ محبت کرنے والے تھے۔ اور (دعوت الی اللہ) کے لئے یہ دلچسپی ہے جو دراصل کام آتی ہے۔ مصنوعی دلچسپی کے ذریعے بھی ہیں اور ایک کوشش کرنے والے کو وہ بھی اختیار کرنے چاہئیں لیکن اگر وہ سچےّ ہوں جیسا کہ میں نے مثال دی۔ یہ ایک مصنوعی طریق ہے کہ کسی شخص کی خوبی معلوم کرو۔ اس کی تعریف کرو لیکن وہ سچی ہو۔ یہ کوئی طبعی طریق نہیں ہے۔ طبعی طریق وہی ہے کہ انسان رحمت ہو جائے۔ ہر دوسرے انسان کے لئے فطرتاً اور طبعاً اس کے دل میں نرمی پائی جائے۔ شفقت پائی جائے، پیار کا جذبہ پایا جائے۔ اس کی بھلائی کا متلاشی رہے۔ جہاں کسی کو دکھی دیکھے اس کا دُکھ محسوس کرے اور اپنا دُکھ مٹانے کی خاطر اس کی مدد کرے۔ یہ وہ نفسیاتی حقیقت ہے جس کو بہت کم لوگ سمجھتے ہیں۔ کسی کا دُکھ سمجھ کر اس کی مدد کرنا بڑا مشکل کام ہے اور اسی لئے لوگ ایسے مشکل کام پر یا ہاتھ نہیں ڈالتے یا ہاتھ ڈالتے ہیں تو کامیاب نہیں ہوتے۔ یہ اتنا بڑا بوجھ ہے جسے انسان برداشت نہیں کر سکتا۔ غالب کہتا ہے۔

کون ہے جو نہیں ہے حاجتمند ٭ کس کی حاجت رَوا کرے کوئی

دوسروں کے دُکھ بٹائیں

اگر کوشش کرکے جدوجہد کرکے، عقل کو استعمال کرکے انسان لوگوں کے دُکھ بٹانے کی کوشش کرے اور ان کی حاجت روائی کی کوشش کرے تو ایسا کام ہے جو انسان کے بس میں نہیں ہے، بہت ہی مشکل ہے لیکن اگر فطرتاً لوگوں کا دُکھ خود بخود اس کا دُکھ بن جایا کرے، لوگوں کے غم اس کے غم ہو جایا کریں۔ لوگوں کی تکلیفیں اس کی تکلیفیں بن جائیں تو اپنی تکلیف دُور کرنے کی کون کوشش نہیں کرتا؟ اپنے غم دُور کرنے کیلئے کون کوشش نہیں کرتا؟ وہ تو ایک فطری تقاضا ہے۔ اس کوشش میں لذّت ہے اس کوشش میں بوجھ نہیں ہوتا۔ پس ایسے لوگ جو فطرتاً دوسروں کے ہو جاتے ہیں اور طبعاً ان کے دکھوں کو اپنا لیتے ہیں۔ اگرچہ آپ بیرونی آنکھ سے دیکھیں تو ان کو بہت زیادہ بوجھوں کے تلے دبا ہوا محسوس کریں گے گویا وہ کچلے جا رہے ہیں اور حیرت سے انسان دیکھتا ہے کہ کیسے انہوں نے ایسے ایسے مشکل کام سنبھال لئے۔ کیسے اتنے بڑے بوجھ انہوں نے اٹھا لئے مگر وہ نہیں جانتے کہ راز اس میں یہی ہے کہ وہ بوجھ ان کے ہوتے ہیں، ان کے اپنے بن جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اندر جو بوجھ اٹھانے کی صلاحیت موجود تھی۔ اس کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ (۔ الاحزاب: ۷۳) کہ دیکھو ہم نے ایک بہت بڑا بوجھ، شریعت کا بوجھ، سارے بنی نوع انسان کی ہدایت اور راہنمائی اور ان کو سنبھالنے کا بوجھ، ان کے لئے ابدی نمونے قائم کرنے کا بوجھ، ان کے دُکھ بانٹنے کا بوجھ زمین و آسمان اور پہاڑوں کے سامنے رکھے کہ کون ہے جو ان بوجھوں کو اٹھانے کے لئے سامنے آتا ہے مگر ہر ایک نے انکار کر دیا (۔) اور یہ سارے ان بوجھوں کے تصوّر سے ڈر گئے۔ اور خوفزدہ ہو گئے (۔) کون آگے آیا۔ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم، یہ وہ انسانِ کامل تھا جو اِن بوجھوں کو خوب شناخت کرنے کے بعد، ان کو سمجھنے اور ان کی حقیقت سے آشنا ہونے کے بعد آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آگے بڑھا اور ان بوجھوں کو اُٹھا لیا۔ کیوں ایسا ہوا؟ (۔) اس لئے کہ وہ اپنے نفس پر بہت ظلم کرنے والا تھا اور اپنے نفس پر ظلموں کے نتیجہ میں (۔) اس کو پھر کوئی پرواہ نہیں تھی کہ مجھ پر کیا گزر جاتی ہے۔

یہاں نفس کے جس ظلم کی بات ہو رہی ہے یہ وہی ظلم ہے جس کا میں رحمت کے سلسلہ میں تعارف کروا رہا ہوں۔ جب انسان دوسرے کے غموں کو اپنا غم بنا لیتا ہے اور طبعاً بناتا ہے تو وہ سارے ظلم جو دُنیا پر ہو رہے ہیں وہ اپنی جان پر کر رہا ہوتا ہے۔ اسی کا نام ظلوماً ہے۔ دوسروں پر ظلم کرنے والا نہیں بلکہ دوسروں کے ظلم خود سہیڑ لینے والا۔ جو ظلم ساری دُنیا کی طرف سے بعض مظلوموں پر توڑے جاتے ہیں ان ظلموں کا نشانہ اپنے وجود کو بنا لینے والا، اپنے دل کو بنا لینے والا۔ یہ وہ ظلوماً ہے اور اس کے لئے چارہ ہی کوئی نہیں سوائے اس کے کہ آگے بڑھے اور ساری دُنیا کے بوجھ اُٹھائے کیونکہ وہ بوجھ پہلے ہی اس کا دل اٹھا چکا ہے تو شریعت کے مفہوم کے سوا بھی اس کے معنی ہیں۔ شریعت کا بوجھ اٹھانا اپنے اندر ایک بڑا مضمون رکھتا ہے لیکن ظلوماً کے لفظ سے پتہ چلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دل کی شفقت اور رأفت کے لحاظ سے ایک ایسے درجۂ کمال کو پہنچے ہوئے تھے جہاں بہت کم انسانوں کی نظر پہنچتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اور طبعاً اور فطرتاً آپؐ لوگوں پر ہونے والے ظلموں اور ستموں اور دکھوں کو از خود اپنا لیا کرتے تھے اور اسی لئے آپؐ ان کے لئے غم زدہ رہتے تھے۔ پس یہ وہ جذبہ ہے جو (مربّی) کے لئے ضروری ہے اور کامیاب دعوت الی اللہ کے لئے لازم ہے کہ انسان اس قسم کی طرز عمل اختیار کرے۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ خدا نے طبعاً اور فطرتاً ہر شخص کو یہ جذبہ دیا ہوا ہے لیکن یہ جذبہ بعضوں میں چمک جاتا ہے، بعضوں میں چمکتا نہیں اور اگر اس جذبے کے تقاضوں کو آپ نظر انداز کرتے رہیں تو رفتہ رفتہ دل پتھر ہونے لگتا ہے اور بعض دفعہ ایسے لوگ پھر پہچانے بھی نہیں جاتے۔ آدمی یقین ہی نہیں کر سکتا کہ یہ وہ شخص ہے جس کو فطرتاً اللہ تعالیٰ نے رحمت اور رأفت عطا فرمائی تھی کیونکہ بداعمالیوں کی وجہ سے، بار بار جرائم کی وجہ سے دلوں پر زنگ لگنے لگ جاتے ہیں اور فطرت کی سچائی دنیا کے گرد و غبار سے اَٹ جاتی ہے پھر وہ آہستہ آہستہ گرد و غبار کی تہیں جم جم کر سخت ہونے لگتی ہیں جس کو پنجابی میں "کھرنڈ" کہتے ہیں۔ ان کے اوپر ایسے کھرنڈ آنے شروع ہو جاتے ہیں یعنی تہیں جو آہستہ آہستہ سخت ہو جاتی ہیں۔ پھر وہ منجمد ہو جاتی ہیں۔ پھر وہ FOSSILS ہو جاتی ہیں، پتھر سی بن جاتی ہیں۔ انسان کی تھوڑی سی زندگی میں یہ سارے ادوار گزر جاتے ہیں اور بعض دفعہ لوگ سمجھتے ہیں کہ بنی نوع انسان میں یہ جذبہ ہی نہیں ہے۔ حالانکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اس لحاظ سے کوئی استثنائی چیز نہیں ملی تھی کہ آپ کو تو رحمت والا دل دے دیا اور سارے بنی نوع انسان کو پتھر دل عطا کر دیئے یہ درست نہیں ہے۔ اگر یہ بات ہوتی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کوئی امتیاز باقی نہ رہتا۔ پھر ہم یہ کہتے کہ خدا نے آپؐ کو تو نرم دل دے دیا تھا۔ باقی لوگوں کو نہیں دیا۔ اس میں لوگوں کا کیا قصور اور آپؐ کا کیا شرف۔ سب کو دل اپنی کیفیت کے لحاظ سے پیدائشی طور پر ایک ہی جیسے ملتے ہیں۔ بعض لوگ ان دلوں کی خوبیوں کو چمکاتے ہیں اور بعض ان خوبیوں پر مٹی ڈالنا شروع کر دیتے ہیں یہاں تک کہ خوبیاں مٹ جاتی ہیں اور غلط قسم کے پتھر دل جیسے نمودار ہو جاتے ہیں۔

پس جماعت احمدیہ کو اس بات پر کامل یقین ہونا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے دل میں یہ صلاحیت ضرور بخشی ہے کہ لوگوں کے غموں کو اپنا لیں۔ ماں بچے کے غم کو کیوں اپناتی ہے اگر اس کے اندر یہ صلاحیت نہ ہوتی۔ باپ اپنی اولاد کے غم کو یعنی وہ باپ جو نرم دل رکھتے ہیں اپنی اولاد کے غم کو کیوں اپناتے ہیں۔ بعض بہن بھائی ایک دوسرے کے غم کو اتنا محسوس کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ کتنا گہرا قرب کا رشتہ ہے تو جب انسانی رشتوں میں یہ مثال سامنے آتی ہے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ ہر انسان کو فطرتاً یہ صلاحیت ضرور عطا کی گئی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ رشتوں کے دائرے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ خونی رشتوں سے بڑھ کر، باہر نکل کر انسانوں کے ساتھ تعلقات کو قائم کرنے اور اس سلسلہ میں اپنے نفس کو تربیت دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ انسان کی دبی ہوئی صلاحیتیں پھر اجاگر ہونے لگتی ہیں اور جو چیز فطرتاً عطا ہوئی ہوئی ہے لیکن غفلت کی وجہ سے وہ مٹ سی گئی ہے۔ اس کے نقوش پھر خدا کے فضل سے ابھرنے لگتے ہیں اور انسان کے اندر رحمت کا جذبہ بڑھتا رہتا ہے۔

بعض گھروں کی اصلاح طلب صورتحال

ایسا شخص جو رحمت کے اس جذبہ کو نظر انداز کر دیتا ہے وہ سخت دل ہوتے لگ جاتا ہے یہاں تک کہ ایسے سفاک لوگ بھی دیکھے جاتے ہیں جو اپنے بچوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اپنی بیویوں کو نفرتوں کا نشانہ بناتے ہیں۔ اپنے گھر میں ایک جہنم بنا دیتے ہیں بجائے اس کے کہ وہ گھر رحمت اور تسکین کے موجب بنیں ان گھروں میں ہر سینے میں آگ بھڑک رہی ہوتی ہے اور بعض ایسے بدنصیب لوگ ابھی تک احمدیوں میں بھی موجود ہیں۔ بعض بچے مجھے بڑے دردناک خط لکھتے ہیں کہ ہمیں تو کچھ سمجھ نہیں آتی کہ کہاں جائیں کیا کریں۔ ماں کے ساتھ بچپن سے جو ظلم ہوتے ہم نے دیکھے اور پھر بڑے ہو کر ہماری طرف ان ظلموں کے رُخ پھیرے گئے ہم تو سوچ بھی نہیں سکتے کہ باپ ہوتا کیا ہے اور وہ کیسے باپ ہیں جو بچوں سے پیار کرتے ہیں۔ اپنی بیویوں کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ شاذ شاذ خط اس مضمون کے بھی آتے ہیں اور میں حیران رہ جاتا ہوں کہ اس احمدیت کا کیا فائدہ جس احمدیت کے نتیجہ میں ایک انسان انسان بھی نہ بن سکے۔ اس کو وہم ہے کہ اس نے حضرت بانی سلسلہ کو پہچانا اور قبول کیا کیونکہ جو شخص حضرت بانی سلسلہ) کو پہچانے اور قبول کرے اس کے اندر اتنی پاک تبدیلیاں لازماً ہونی چاہئیں کہ وہ جانور سے انسان بننا شروع ہو جائے اور رفتہ رفتہ اس کے اخلاق ترقی کریں۔ اگر یہ نہیں ہے تو پھر روحانیت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ روحانیت کا مضمون تو بہت بعد کا مضمون ہے۔ یہ لطیف فضاؤں کا مضمون ہے۔ جو شخص زمین کی سطح پر بھی چلنا نہیں جانتا بلکہ کیچڑ میں دھنس رہا ہے اس کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ یہ رُوحانی پرندہ بن کر آسمانِ رُوحانیت پر پرواز کرے گا یہ تو بالکل پاگلوں اور جاہلوں والی باتیں ہیں۔

اعلیٰ اخلاق کی حامل صلاحیتوں کو بیدار کریں

اس لئے حقیقت شناس بنیں۔ ایسے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھائیں۔ اگر شروع میں طبعاً نہیں تو جبراً ان اخلاق کو اختیار کریں کہ رفتہ رفتہ آپ کے اندر وہ صلاحیتیں بیدار ہو جائیں جن صلاحیتوں کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرما رکھا ہے۔ آپ کو وہ عطا فرمائی ہوئی ہیں اور ہر شخص کو عطا فرمائی ہوئی ہیں۔ سفر کے رُخ کی بات ہے اگر آپ نرمی اور رحمت اور شفقت کی سمت میں سفر اختیار کرنا شروع کریں گے تو رفتہ رفتہ یہ سفر آگے بڑھتا چلا جائے گا اور آپ کے اندر حیرت انگیز پاک تبدیلیاں پیدا کرتا چلا جائے گا۔ آپ اپنوں کے بھی منظورِ نظر ہوتے چلے جائیں گے غیروں کے بھی منظورِ نظر ہوتے چلے جائیں گے۔ غیر آپ کو دیکھیں گے تو جان لیں گے کہ آپ کو ان میں دلچسپی ہے، اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ ان کی ذات کی خاطر اور یہاں تک آپ کے دل کی کیفیت ہوگی۔ آپ یہ نہیں سمجھیں گے کہ آپ کسی پر احسان کر رہے ہیں بلکہ آپ جانتے ہوں گے کہ یہ احسان اپنی ذات پر ہے۔ ماحول کا دُکھ آپ کا دُکھ ہے۔ اگر کوئی اور دُکھ میں مبتلاء ہے تو آپ کو چین نصیب ہی نہیں ہو سکتا تو یہ عجیب رشتہ قائم ہوتا ہے جو مذہبی تعلیم کے سوا انسانی تصوّر سے بالا ہے۔ یہ نہایت اعلیٰ درجہ کی پاک تعلیم ہے جو قرآن کریم میں ملتی ہے۔ جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اسوہ کی صورت میں (۔) ظاہر ہوئی ہے اور ہمارے دل و دماغ کو اس نے روشن کر دیا ہے۔ اس نے نئے زاویوں سے ہمیں انسانیت کی تعلیم دی اور نئے زاویوں سے ہمیں انسانی خلق کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس یہ رُخ اختیار کریں یعنی اپنی خداداد صلاحیتوں کو چمکانے اور صیقل کرنے اور لطیف تر بنانے کا رُخ اختیار کریں تو رفتہ رفتہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ کو وہ مقام عطا ہو جائے گا جس کا میں ذکر کر رہا ہوں کہ جہاں دُنیا آپ کو اس طرح دیکھے گی کہ آپ اُن کے محسنِ اعظم ہیں اور آپ اس طرح دُنیا کی طرف دیکھیں گے کہ گویا آپ نے کوئی احسان نہیں کیا بلکہ جو بھی احسان کر رہے ہیں اپنی ذات پر کر رہے ہیں اور اگر کوئی جزاء مل رہی ہے تو خدا کی طرف سے تحسین کی نظروں کی صورت میں مل رہی ہے۔ یہ وہ اعلیٰ درجہ کا مرتبہ ہے جس کے نتیجہ میں ایک داعی الی اللہ کی آواز میں ایک غیر معمولی طاقت پیدا ہو جاتی ہے، غیر معمولی کشش پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسا شخص تھوڑی باتیں بھی کرے تو اس کے زیادہ پاک اثرات ظاہر ہوتے ہیں ورنہ ان خصلتوں کے بغیر انسان جتنی مرضی چالاکیوں سے کام لیں۔ جیسی چاہے تقریریں کرے اس کو ہدایت دینے کی توفیق نہیں مل سکتی۔ پس اس مضمون کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں کہ (۔) اصل ہدایت خدا کی طرف سے آتی ہے اور اس مضمون کا اس سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ اللہ جس کو ہدایت دیتا ہے اس کو کس طرح ہدایت دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جیسے ہدایت دی اور دوسروں کی ہدایت کا موجب بنا دیا۔ جو طریق آپ نے اختیار کئے ان طریقوں کو اختیار کرنے کے نتیجہ میں آپ کو ہدایت دینے کی صلاحیتیں عطا ہو گئیں۔ پس وہ ہدایت خدا ہی کی طرف سے تھی لیکن جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قرب کی سعادت پا گیا آپ کے ذریعہ خدا نے اس کو ہدایت دی لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیشہ یہ بھی پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ (۔) اگر اللہ کسی کو رسوا اور گمراہ کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، جس کا مطلب یہ ہے کہ ہدایت کا بہترین طریق یہی ہے کہ انسان خود ہدایت یافتہ ہو، اللہ تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کرے، اللہ تعالیٰ سے فیض حاصل کرے۔ اخلاقِ فاضلہ کے اعلیٰ مقامات پر فائز ہو لیکن اس کے باوجود بعض بدنصیب ایسے ضرور ہوں گے جن میں ہدایت قبول کرنے کی صلاحیت نہیں ہو گی کیونکہ خدا کے بتائے ہوئے طریقوں سے وہ اتنا دُور ہٹ چکے ہوتے ہیں کہ ان کے اندر ہدایت قبول کرنے کا مادہ ہی باقی نہیں رہتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس مضمون کو سمجھاتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگ اندھے ہو جاتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو مارتے رہتے ہیں جہاں ان کے مقابل پر بعض نیک لوگ اپنی صلاحیتوں کو ترقی دیتے چلے جاتے ہیں ان پر وہی مضمون صادق آتا ہے کہ (۔) کہ وہ شخص ہلاک ہو گیا اور نامراد رہا جس نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو دفنانا شروع کر دیا اور زمین میں گاڑنے لگ گیا بجائے اس کے کہ نشوونما دیتا اور ترقی دیتا یہاں تک کہ ان کی آنکھوں کا نور مثلاً جاتا رہا۔ وہ دیکھنے سے عاری ہو گئے۔ فرمایا ایسی صورت میں جب ایک انسان دیکھنے سے عاری ہو جائے تو ایک صورت چھوڑ کر ہزار صورت چمکا کر پیش اس نابینا کو کچھ دکھائی نہیں دے گا۔ پس ہدایت دو طرفہ مضمون ہے لیکن جہاں تک آپ کی ذات کا تعلق ہے آپ کو چمکنا تو چاہیئے۔ اگر آپ نہیں چمکیں گے تو مضمون ایک اور رنگ میں ظاہر ہوگا کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں تو ہیں لیکن نور ہی نہیں چمکا تو وہ بے چارے کیا کرتے۔ پس جہاں تک احمدی کی ذات کا تعلق ہے اُسے ضرور چمکنا چاہیئے۔ اُسے ضرور روشن ہونا چاہیئے۔ اسے ایسا بننا چاہیئے کہ اگر کوئی آنکھ رکھتا ہو تو پھر کم سے کم وہ آنکھ والا ضرور ہدایت پا سکے اور پھر خدا سے دُعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اے اللہ تعالیٰ! ہمیں دیدہ ور عطا کر۔ ایسے روشن ضمیر انسان عطا کر جو اس روشنی سے فائدہ اٹھائیں جو تو نے ہمیں عطا فرمائی ہے۔ پس اس رنگ میں تمام عہدیداران کو چاہیئے کہ اپنے نفس کا بھی محاسبہ کریں اور اپنے نورِ ہدایت کو چمکائیں اور جو داعیین الی اللہ ہیں اُن پر نظر رکھیں۔ بعض دفعہ ان کو خود اپنے نقائص نظر نہیں آئیں گے۔ بعض بدخلقیاں ان کی اپنی نظر سے اوجھل رہیں گی لیکن اگر دعوت الی اللہ کا سیکرٹری بیدار مغز ہو اور ان باتوں کو جو میں بیان کر رہا ہوں سمجھ کر داعیینِ الی اللہ کی تربیت کا پروگرام بنائے تو اُسے مزید دلچسپی لینی پڑے گی اور وسیع دلچسپی لینی پڑے گی اور یہ دیکھنا پڑے گا کہ اس دعوت الی اللہ کرنے والے میں کیا کیا کمزوریاں ہیں اور پیار اور محبت سے اس کو سمجھانا ہوگا اس کو بتانا ہوگا کہ میاں تم اپنے گھر میں ہی اچھے اخلاق کے نہیں ہو تو تمہاری باہر کون سنے گا۔ اپنی حالت کچھ بہتر بناؤ۔ کچھ لوگوں کے مرغوبِ نظر بننے کی کوشش کرو۔ کچھ اپنے اندر کشش پیدا کرو اور وہ کشش تبھی پیدا ہوگی جب تم لوگوں میں دلچسپی لوگے، گہری دلچسپی لوگے اور ان سے ہمدردی کا سلوک کرو گے، ان سے پیار کا سلوک کرو گے تو اس طریق سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے دعوت الی اللہ کرنے والوں کے کام میں غیر معمولی برکت پڑے گی۔

ہر داعی الی اللہ کا الگ کھاتہ بنایا جائے

انفرادی طور پر نظر رکھنے کا کام چونکہ بہت مشکل کام ہے یعنی اگر کسی کو ان کاموں کا شوق ہو تو اس کے لئے مشکل تو نہیں لیکن وقت کی مجبوری ہے اور دعوت الی اللہ کا ایک سیکرٹری اصلاح و ارشاد جو ایک بڑے ملک کے مرکزی عہدہ پر فائز ہے اس کے لئے عملاً ممکن ہی نہیں ہے کہ تفصیلاً ہر ایک کے معاملات پر اس طرح گہری نظر رکھے جس طرح میں بیان کر رہا ہوں تو اس سلسلہ میں میری تجویز یہ ہے کہ مقامی سیکرٹریان کی تربیت کی جائے۔ ان کو سمجھایا جائے اور ان کو بتایا جائے کہ تم جو ہمیں یہ رپورٹیں بھیجتے ہو کہ ہمیں پتہ لگ گیا ہے اتنے لوگ دعوت الی اللہ کر رہے ہیں، یہ کوئی طریق نہیں ہے تم ہر دعوت الی اللہ کرنے والے کا کھاتہ بناؤ۔ اس کا ایک رجسٹر رکھو اور اس سے ہر ہفتہ رپورٹ لیا کرو اور بوجھ نہ ڈالو بلکہ ہلکے طریق پر پوچھ لیا کرو کہ اس دفعہ کوئی تجربہ ہوا، کوئی کام ہوا کہ نہیں۔ اگر زیادہ بوجھ ڈالوگے، زیادہ مطالبے شروع کر دو گے تو وہ تم سے بھاگنا شروع ہو جائے گا اس لئے پیار اور محبت سے ہلکا ہلکا یاد دہانی کراتے رہو اور اس کے کوائف کا ہر ہفتے اندراج کرو اور اس طرح ہر شخص کا باقاعدہ کھاتہ بننا چاہیئے۔ اندراج کرنے کے بعد پھر ایک ایسا خانہ رکھو جس پر یہ درج کرو کہ ان معلومات سے میں نے کیا فائدہ اٹھایا ہے یا اِن معلومات کو حاصل کرنے کے بعد شخصِ متعلقہ کو کیا فائدہ پہنچایا ہے۔ اگر یہ نہیں کرو گے تو پھر ان کاغذی اندراجات کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہوگی۔ ایسے اندراجات سے دفتر کے دفتر سیاہ ہو جایا کرتے ہیں اور ایسے اندراجات فائلوں میں دب کر نظر سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ لکھنے والا سمجھتا ہے کہ میں نے فرض ادا کر دیا مگر اس فرض کی ادائیگی کا فائدہ کوئی نہیں پہنچتا۔ پس (ایمان والے) کے وقت کی تو بڑی قیمت ہے۔ فضول کاموں سے اس کو بچنا چاہیئے یعنی اپنے کاموں کو فضول نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ یہ بھی تو اس کا مطلب ہے۔ پس ہر کام کی زیادہ سے زیادہ قیمت وصول کرنی چاہیئے۔ میرے ذہن میں جو نقشہ ہے وہ یہ ہے کہ میرے سپرد اگر مثلاً چند داعیین الی اللہ کئے جائیں تو میں ان سے ہر ہفتہ رابطہ رکھوں گا۔ ان سے پوچھوں گا کہ بتاؤ آپ نے کیا کیا۔ اگر کچھ نہیں کیا تو ان کو کبھی کبھی بعض مشورے دے دوں گا کہ اچھا یہ کر کے دیکھ لیں۔ فلاں چیز آزما لیں۔ مثلاً یہ پوچھ لوں گا کہ آپ کے کچھ دوست جو آپ کے پاس آتے جاتے ہیں ان کے پتے مجھے دے دیں میں ان کو کچھ لٹریچر بھجوا دیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے آپ کے اور ان کے درمیان ایک شرم حائل ہو لیکن جب میں بھیجوں گا تو وہ شرم ٹوٹ جائے گی۔ وہ خود آپ سے پوچھنا شروع کر دیں گے۔ یہ ایک مثال ہے۔ ایسی اور بہت سی باتیں سوچی جا سکتی ہیں اور ہر شخص کے حالات کے مطابق الگ الگ بات ذہن میں آسکتی ہے تو پہلی بات تو یہ ہے کہ رابطہ کے معاً بعد سیکرٹری کو یہ بتانا چاہیئے کہ اس رابطے کے نتیجہ پر اُسے غور کرنا چاہیئے۔ اس کے اندراجات کرنے چاہئیں اور یہ سوچنا چاہیئے کہ میں اب اس سے کیا فائدہ اٹھاؤں گا اور کس طرح کسی کو فائدہ پہنچاؤں گا۔ پھر اس اندراج کے بعد اپنا لائحہ عمل درج کرے کہ فلاں داعی الی اللہ ہے اس کی یہ رپورٹ ہے یا میں چند ہفتوں سے دیکھ رہا ہوں کہ یہ حالت ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس طریق پر اُسے عملاً بیدار کیا جا سکتا ہے اور فعّال بنایا جا سکتا ہے۔ پھر اس کا فرض ہے کہ اس کے متعلق اپنے بالا افسر کو بھی رپورٹ کرے۔ بجائے اس کے کہ یہ کہے کہ جی! دعوت الی اللہ کا کام ہو رہا ہے۔ اس کو تفصیل سے بتائے کہ میں نے اس اس رنگ میں فلاں فلاں شخص میں دلچسپی لی ہے۔ اب تک جو مجھے وقت مل سکا ہے اس میں میں انفرادی طور پر اتنوں کی طرف توجہ کر چکا ہوں اور یہ مسائل میرے سامنے آئے ہیں۔ اس طرح میں نے ان کا حل تجویز کیا ہے اگر آپ اس سے بہتر کوئی طریق مجھے بتا سکتے ہیں تو میری راہنمائی کریں۔

سیکرٹری دعوت الی اللہ کو سیکرٹری مال کی طرح کام کرنا ہوگا

غرضیکہ انفرادی رابطہ اور انفرادی رابطے کے نتیجہ میں جو معلومات حاصل ہوں ان پر مزید غور اور معیّن لائحہ عمل بنانا یہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد کا کام ہے۔ اور اس رنگ میں میں سمجھتا ہوں کہ کام کرنے والے شاید دُنیا میں ہی کوئی نہ ہوں کیونکہ جہاں تک میری معلومات ہیں مجھے ایک لمبا عرصہ مختلف عہدوں پر سلسلہ کی خدمت کرنے کا تجربہ ہوا ہے اور (دعوت الی اللہ) کے متعلق میں ہمیشہ گہری نظر سے جائزہ لیتا رہا ہوں۔ میں نے کبھی آج تک اپنی زندگی میں کسی سیکرٹری (دعوت الی اللہ) کو اس طرح فعّال نہیں دیکھا۔ سیکرٹری مال بہت فعّال ہوتے ہیں۔ انہوں نے تو ساری جماعت کا بوجھ سر پر اٹھایا ہوتا ہے۔ دوڑے پھرتے ہیں۔ ان کو تو ہوش ہی نہیں رہتی۔ بعض ایسے ہیں جو صبح دفتر سے جاکر سیدھا اپنے مال کے دفتر پہنچتے ہیں اور بعض دفعہ ۱۲، ۱۲ بجے تک اس لئے گھر نہیں آتے کہ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھ لیا ہے۔ اپنی جان سے اس ذمہ داری کو لپٹا لیا ہے ان کو چین ہی نہیں مل سکتا جب تک اس کو ادا نہ کریں۔ دعوت الی اللہ کے کام میں ابتدائی کام کی ابھی بہت ضرورت ہے۔ ابھی زمین تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ جس طرح زمین کے اُوپر ہل چلائے جاتے ہیں اس کو نرم کیا جاتا ہے۔ گھاس پھوس سے اس کو پاک کیا جاتا ہے۔ سہاگے پھیرے جاتے ہیں۔ سو کام ہیں کرنے والے۔ ابھی جماعت کی دعوت الی اللہ کی زمین پر اس طرح محنت کی ضرورت ہے۔ جب ایک دفعہ امراء اور متعلقہ عہدیداران اس رنگ میں محنت کرلیں گے تو بعد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس زمین میں بہت پیداوار ہوگی۔ کیونکہ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے بڑی صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان کو کام کا طریقہ سکھا دو۔ ایک دفعہ رستہ چلنا بتا دو۔ انگلی پکڑ کر تھوڑا سا ساتھ لے جانا پڑے گا۔ ایک دفعہ وہ چل پڑے تو پھر وہ (اللہ نے چاہا تو) دوڑنے لگیں گے۔ پھر وہ اس لئے آپ کی انگلیاں نہیں پکڑیں گے کہ آپ ان کو چلائیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس لئے پکڑیں کہ آپ ان کے ساتھ تیز چلیں اور میں نے دیکھا ہے جب بیداری پیدا ہوتی ہے تو جماعت میں اس قسم کے عظیم الشان نمونے ظاہر ہوتے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ بعض جو اگلے نکات ہیں وہ (اللہ نے چاہا تو) اگلے خطبہ میں پیش کروں گا کیونکہ میرا خیال تھا کہ اڑھائی بجے تک ختم کروں گا لیکن اب اتنا تھوڑا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت رہ گیا ہے کہ ایک دو منٹ رہتے ہیں اور اس عرصہ میں بات شروع کی ہوئی ختم نہیں ہو سکے گی۔ اس لئے آج کا خطبہ یہیں ختم کرتا ہوں اور آخر پر صرف اس دعا کی تحریک کرتا ہوں کہ دُعا کریں کہ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں جو ضروری باتیں ہیں اللہ تعالیٰ وہ مجھ پر بھی خوب روشن فرمائے اور جماعت بھی ان کو سنکر ان کی حقیقت سے آشنا ہو۔ وہ باتیں ان کے دل و دماغ میں ڈوبیں اور سرایت کر جائیں اور جگہ پا جائیں اور جس طرح بیج اچھی زمین میں داخل ہو کر جڑھ پکڑتا ہے اور شاخیں نکالتا ہے اس طرح یہ باتیں جماعت کے دل و دماغ میں جڑھ پکڑ جائیں اور شاخیں نکالیں اور دیکھتے دیکھتے جماعت میں دعوت الی اللہ کی کھیتی ہری بھری ہو جائے، اور ساری دنیا پر خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے سائے دراز ہو جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

خبریں

مُلکی خبریں

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ بجلی، بینک، ٹرانسپورٹ، شپنگ، ایئر لائنز اور ٹیلی کمیونی کیشن بھی نجی شعبے کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا پاکستان اسلامی معیشت نافذ کر رہا ہے۔ تاکہ اسے اسلامی مملکت کے طور پر پیش کیا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دار المال اسلامی کو چاہیئے کہ پاکستان کو ضروری فنی مدد دے۔

○ وفاقی وزیر دفاع سید غوث علی شاہ نے کہا ہے کہ پاکستان اپنے پر امن ایٹمی پروگرام پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا۔ کیونکہ یہ ہماری بقا کا سوال ہے انہوں نے کہا کہ ہمارا ایٹمی پروگرام پر امن مقاصد کے لئے ہے ہمارا اللہ پر بھروسہ ہے اور ہماری نیت نیک ہے اس لئے ہمارا پروگرام جاری رہے گا۔

○ دفتر خارجہ پاکستان کا کہنا ہے کہ سلامتی کونسل کی مستقل رکنیت میں توسیع کا کوئی جواز نہیں کونسل مؤثر طور پر کام کر رہی ہے اور اس کے ارکان کے درمیان تعاون میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ ایسی حالت میں توسیع نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔

○ دفتر خارجہ پاکستان کے ایک ترجمان نے بیان دیا ہے کہ پاکستان افغان جرگہ کے انعقاد کی حمایت کرتا ہے۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ تمام افغان گروپ جرگہ میں شریک ہوں گے۔

○ اسلامی ملکوں، امریکہ اور سوئٹزر لینڈ سمیت مغربی ملکوں کے ممتاز بینکاروں نے وزیر اعظم پاکستان کو پاکستانی معیشت کو صنعتی قالب میں ڈھالنے کے لئے بھر پور تعاون کا یقین دلایا ہے۔

○ عالمی بینک اور آئی ایم ایف نے پاکستان میں سود سے پاک بنکاری کے نظام کو قابل عمل قرار دے دیا ہے۔ اقتصادی ماہرین نے بتایا کہ جرمنی اور جاپان کے کئی بینکوں میں بھی سود سے پاک بنکاری سے ملتا جلتا نظام چل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں اصل مسئلہ بیوروکریسی کی سوچ کا ہے جو اس نئے نظام کے خلاف ہے۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل (ریٹائرڈ) مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ میری خواہش ہے کہ حکومت اور حزب اختلاف مل بیٹھ کر اپنے اختلافات طے کر لیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ ہمارا ایٹمی پروگرام ملتوی کرانا چاہتا ہے۔ اور افغانستان ایران ترکی اور چین سے ہمارے تعلقات خراب کرنے کا خواہش مند ہے انہوں نے کہا نیو ورلڈ آرڈر سے اسلامی دنیا کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ اور امریکہ کا نیا نشانہ لیبیا ہے۔ اور اگلا نشانہ پاکستان ہو گا۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے اس قانونی نکتہ کی وضاحت کے لئے ایک رٹ کی سماعت کے لئے یکم فروری کی تاریخ مقرر کی ہے کہ آیا وزیر اعظم کسی مقدمہ کو فوری انصاف کی خصوصی عدالت میں منتقل کرنے کے احکام جاری کرنے کے مجاز ہیں یا نہیں۔

○ تھانہ ڈسکہ میں پولیس تشدد سے ایک شہری ہلاک ہو گیا۔ ہیڈ کانسٹیبل اور تین اہلکاروں نے اتنا زدو کوب کیا کہ شہری عبد الرحمٰن موقع پر دم توڑ گیا

○ فرائض میں غلطی برتنے پر ریلوے کے پانچ افسروں کی ترقی روک دی گئی ہے اور ایک افسر کی تنزلی کر دی گئی ہے۔ یہ اقدامات حادثات کی روک تھام اور ٹکٹ چوری کی حوصلہ شکنی کے لئے کئے گئے ہیں

○ پاکستان بھر میں شدید بارشوں کی وجہ سے زندگی کے معمولات معطل ہو کر رہ گئے ہیں اور مواصلاتی نظام بھی درہم برہم ہوا ہے۔ نشیبی علاقوں میں پانی بھر گیا۔ کچے مکان زمین بوس ہو گئے۔ بارشوں کے ساتھ لوڈ شیڈنگ سے لوگوں کو از حد پریشانی ہوئی۔

○ چیئرمین سی۔ بی۔ آر نے کہا ہے کہ گرین چینل نظام ختم کرنے کا ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا۔

○ بھارت چوتھا ٹیسٹ بھی ہار گیا۔ آسٹریلیا نے سیریز جیت لی۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکی صدر جارج بش نے ملکی معیشت کو کساد بازاری سے بچانے کے لئے دفاعی اخراجات میں ۵۰ ارب ڈالر کمی کا اعلان کیا ہے۔ امریکہ اب بی۔ ٹو طیارے نہیں بنائے گا۔ صدر نے ٹیکسوں میں چھوٹ کا اعلان بھی کیا ہے۔

○ لیبیا کے نائب صدر عبد السلام جالود نے اپنے ترکی کے دورے کے دوران اعلان کیا ہے کہ ان کا ملک امریکی طیارے کی تباہی میں ملوث افراد کو اس شرط پر اقوام متحدہ کے حوالے کر دے گا کہ الزام کی تحقیقات کے لئے آزاد اور غیر جانبدار بین الاقوامی تحقیقاتی کمیشن قائم کیا جائے

○ برما کی سرکاری فوجوں اور باغیوں کے درمیان زبر دست لڑائی جاری ہے۔ ۱۳۰ برمی فوجی اور ایک سو باغی ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ یوگنڈا میں ایک مسافر کشتی میں آگ لگنے سے ۲۰ افراد ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔ ۳۰ افراد کو بچا لیا گیا۔

○ بھارتی حکام نے جموں اور سری نگر سے پرواز کرنے والے طیاروں کے پائلٹوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ حریت پسندوں کے حملوں سے بچنے کے لئے ہوائی اڈوں سے پرواز کرتے ہی فوراً بلند فضا میں پہنچ جایا کریں۔ اطلاع کے مطابق کشمیری حریت پسندوں کو طیارہ شکن میزائل مل گئے ہیں۔

○ روس میں شائع ہونے والی ایک کتاب میں انکشاف کیا گیا کہ ۱۹۲۱ء سے ۱۹۵۴ء کے درمیان روس میں ۶ لاکھ افراد کو سزائے موت دی گئی۔ ۲۵ لاکھ افراد کو بیگار کیمپ میں رہنے کی سزا دی گئی اور ۷ لاکھ ۵۰ ہزار افراد کو ملک بار کر دیا گیا۔

○ چین کے بزرگ رہنما ڈینگ ژیاؤ پنگ نے تجویز پیش کی ہے چین کی عوامی فوج میں ایک تہائی کمی کر دی جائے کیونکہ ۳۰ لاکھ چینی فوج بہت بھاری بھرکم ہو چکی ہے۔

○ فلپائن کی سابق خاتون اول ایملڈا مارکوس کو غیر قانونی طور پر سوئٹزر لینڈ کے بینکوں میں اکاؤنٹ رکھنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔

○ برطانیہ کی درخواست پر نیویارک میں سلامتی کونسل کے پندرہ ارکان کا ایک روزہ سربراہی اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں دنیا میں ہتھیاروں کی کمی کرنے کے سلسلہ میں اقدامات کا جائزہ لیا جائے۔

○ سلامتی کونسل نے نئی آزاد ہونے والی روسی جمہوریاؤں آرمینیا اور قازقستان کی اقوام متحدہ کی رکنیت کی منظوری دے دی ہے۔

○ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اسرائیلی حکومت پر الزام لگایا ہے کہ وہ فلسطینیوں پر ظلم و ستم ڈھا رہی ہے۔

○ بھارت اور ازبکستان کے درمیان ایک تجارتی معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں جس کے تحت دونوں ملک سات کروڑ پچاس لاکھ ڈالر کی مالیت کا کاروبار کریں گے۔

○ ماسکو کے امن مذاکرات میں فلسطینی وفد کو شامل کرنے کے لئے امریکی وزیر خارجہ نے ایک نیا مصالحتی فارمولہ پیش کیا ہے۔

○ روس اور یوکرائن کے درمیان بحیرہ اسود میں سابقہ روسی بحری بیڑے کے مستقبل کے سوال پر اختلافات شدت اختیار کر گئے ہیں۔

○ جاپانی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ان کا ملک اقوام متحدہ کو سب سے زیادہ فنڈز فراہم کرنے والا دوسرا بڑا ملک ہے۔ اسے اقوام متحدہ کی مستقل رکنیت ملنی چاہیئے۔

○ بھارتی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ان کے ملک کے پاس نہ تو ایٹمی ہتھیار ہیں اور نہ ہی وہ یہ ہتھیار بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر ہسپتال میں خالی آسامیاں

نمبر شمار	نام آسامی	تعداد آسامی	گریڈ
۱	ریڈیالوجسٹ	۱	2240-168-4256 مہنگائی الاؤنس 269
۲	میڈیکل آفیسر (شعبہ آئی)	۱	2240-168-4256 مہنگائی الاؤنس 269 500 NPA
۳	فی میل میڈیکل آفیسر	۱	2240-168-4256 مہنگائی الاؤنس 269 500 NPA
۴	میٹرن	۱	2240-168-4256 مہنگائی الاؤنس 269
۵	سٹاف نرس	۳	1255-65-2555
۶	آپریشن تھیٹر اسسٹنٹ	۱	1080-50-2080

درخواستیں مورخہ ۵ فروری ۱۹۹۲ء تک امیر صاحب مقامی یا صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ دفتر فضل عمر ہسپتال پہنچ جانی چاہئیں۔ (ایڈمنسٹریٹر)

قائدین متوجہ ہوں!

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنے ایک تازہ خصوصی ارشاد میں قرآن کریم ناظرہ پوری صحت کے ساتھ پڑھانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

اپنی اپنی مجالس میں اس اہم اور ضروری کام کی طرف فوری توجہ دیں اور جملہ خدام و اطفال کو قرآن کریم اس کی پوری صحت کے ساتھ پڑھانے کا خصوصی انتظام فرما کر مرکز میں رپورٹ فرمائیں۔

نیز ایسے احباب جو اپنی خدمات اس سلسلہ میں پیش کر سکتے ہوں۔ اپنے اسماء سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔

(شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

• قدیمی • اوّلین • شہرہ آفاق
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ۔ فون ۳۹۹۷

برانچیں

• کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
• لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
• ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
• منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
• رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
• ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

درخواست دعا

○ مورخہ ۳۰ دسمبر کو برف پر سے پاؤں پھسل جانے کی وجہ سے مکرم مسعود اقبال صاحب لاہور کی بائیں کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ پلاسٹر لگا ہوا ہے۔ شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد سعید احمد صاحب (انجینئر) کی دائیں آنکھ کے موتیے کا آپریشن راولپنڈی میں ہو رہا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے آپریشن کامیاب کرے۔

نئی اور پرانی امراض کی دیرینہ علاج گاہ

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور

رحمت بازار ربوہ

ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹیشنر ۱۹۳۷ء
ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی
D.H.MS
R.H.M.P

جدید فیشن کے ساتھ — روایتی زیورات

شریف جیولرز

فون دکان ۶۴۹ — رہائش ۷۱۷

اقصیٰ روڈ ربوہ

نئی صدی کی محرابِ گزرنے کا حق ادا کرنے کیلئے
اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے

الرّحیم
جیولرز
خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون: 629443 626280

خوشخبری

ہر قسم کی قانونی و دیگر کتب کی جلد بندی کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

شیخ غلام نبی اینڈ سنز

۱۴۔ بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور۔ فون نمبر ۲۳۳۰۱۴

دو سو سالہ ہومیو علاج کے تجربات و تحقیق کا نچوڑ ‖ "جرمن ہومیو علاج" ‖ جدید دور کا جدید ترین علاج

بے اولاد
نرینہ اولاد سے محروم حضرات کے لئے تحفہ
"جرمن ہومیو علاج"

تمام امراض، خاص کر پرانے اور پیچیدہ امراض مثلاً کمر درد، سر درد، شوگر، نزلہ زکام، قبض، اسہال، بال گرنا، سفید ہونا، جوڑوں کا درد، موٹاپا، مرگی، ہسٹیریا، بلڈ پریشر، کیل مہاسے، قد کا نہ بڑھنا، گیس، معدہ، پتّا، گردہ، مثانہ، قلب، جلد اور مردانہ و زنانہ امراض کا جرمن سیل بند ادویات پر مشتمل۔
اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مؤثر اور کامیاب ترین "جرمن ہومیو علاج" ضرور آزمائیں
اس کے علاوہ جرمنی و فرانس کی سیل بند ادویات برائے فروخت موجود ہیں

آپریشن کے بغیر
ناک، پراسٹیٹ، ریڑھ کی ہڈی کے امراض۔ السر، پتھری، رسولی، گومڑ اور بواسیر کا کامیاب علاج
"جرمن ہومیو علاج"

عزیز ہومیوپیتھک سٹور۔ یونیورسٹی روڈ۔ رحمان کالونی ربوہ
فون: ۱۴۱۴ (۰۴۵۲۴) پوسٹ کوڈ: ۳۵۴۶۰

اوقات کار: بعد نماز عصر تا نماز عشاء
تعطیل: بروز اتوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاک گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ

فون ۵۵۰/۶۴۳

عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

جبوب مفید اٹھرا

چھوٹی شیشی ۱۶ روپے ۔ بڑی شیشی ۴۸ روپے

اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)

مکمل کورس ۔/ ۱۵۰ روپے

زدجام عشق خاص

چار صد اسی (۴۸۰) روپے

ناصر دواخانہ ربوہ

فون ۶۳۴

حنیف

ہومیوپیتھک کلینک

۸۴ ۔ بنک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور کے یکم فروری ۱۹۹۲ء سے اوقاتِ کار درج ذیل ہوں گے :۔

ہر روز صبح ۹½ بجے سے ۱۲½ بجے تک

ہر شام ۵ بجے سے ۷½ بجے تک

صرف ہر جمعہ کے دن دواخانہ بند رہا کرے گا۔

خاکسار ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوئٹہ

• نرینہ اولاد سے محروم • ۔ بے اولاد • سوکھا ۔ گرمی • گیس کا علاج کرنیوالے

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

سب آفس :۔ چوک گھنٹہ گھر پوسٹ بکس ۱۹ گوجرانوالہ فون : ۷۸۴۴۴ ۔ ۰۴۳۱

ہیڈ آفس : نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون : ۷۶۴۹۷ ۔ ۰۴۳۱

زیرِ نگرانی حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

برانچیں

• ۔ ربوہ : اقصیٰ چوک نزد لیبر بکس • ۔ ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ

• ۔ لاہور : ۱۰ جوہر ٹاؤن فیز I (نزد آخری سٹاپ وفاقی کالونی) نیو کیمپس روڈ

• ۔ کراچی : نزد ڈاکخانہ محمود آباد نمبر ۳

• ۔ چوک قلعہ کالروالہ : تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

• ۔ اسلام آباد : سیکٹر آئی ۱۰/۲ گلی ۱۱

خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ

مرض اٹھراء کی شکار • نرینہ اولاد سے محروم • دکھی عورتوں کے لئے

دواخانہ محافظ صحت

کوٹ نہال سنگھ مین سٹریٹ ۲ پر ملیں

المشہور : حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر

زنانہ و مردانہ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

خط و کتابت : حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان • گول چوک اوکاڑہ

حسنِ بہار بیوٹی اُبٹن : چہرے کے کیل، چھائیوں، داغ، دھبوں کو جڑ سے ختم کر دینے والا اُبٹن

آملہ ہیئر آئل : سکری، خشکی ختم کر کے بالوں کو لمبا، گھنا سیاہ اور چمکدار بناتا ہے۔

فضلِ الٰہی : اولادِ نرینہ کی کامیاب دوائی ۔ اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے

ہمدرد نسواں (حبوب اٹھراء) : مرض اٹھراء کا شافی علاج

فہرست ادویات مفت طلب فرمائیں ۔ نیز ہمارے ہاں مریضوں کا معائنہ مفت کیا جاتا ہے ۔ ہر قسم کے طبی مشورہ کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

جدید دواخانہ خدمتِ خلق

گولبازار ربوہ

پوسٹ بکس نمبر ۵۸ فون : ۶۵۹

پوسٹ کوڈ نمبر ۳۵۴۶۰

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں ۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں :۔

۱ ۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)	۱۰/-	BABY TONIC
۲ ۔ بے بی گروتھ کورس (۱۰ سال تک کے بچوں کیلئے)	۳۰/-	BABY GROWITH COURSE
۳ ۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)	۱۰۰/-	BODY BUILDING COURSE
۴ ۔ چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)	۱۰۰/-	DWARFISHNESS COURSE
۵ ۔ بول بستری کورس	۳۵/-	BED URINE COURSE
۶ ۔ مٹی چھوڑ کورس	۲۰/-	MITI CHOUR COURSE
۷ ۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا)	۵۰/-	MARASMAS COURSE
۸ ۔ آہستہ دانت نکالنا کیور	۲۰/-	SLOW DENTITION CURE
۹ ۔ بے ترتیب دانت کیور	۲۰/-	IRREGULAR TEETH CURE

• ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن • تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی • مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

• لاہور : کیورٹیو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ • فیصل آباد : کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار • راولپنڈی : شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر • پشاور : ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندرپورہ پشاور شہر • کوئٹہ : ہومیوپیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دوکان نمبر ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ • ملتان : ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار • کراچی : صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی • حیدرآباد : ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ • سیالکوٹ : ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • گوجرانوالہ : کیورٹیو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز باغبانپورہ

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

(ڈاکٹر نذیر احمد)

فون ۶۰۶ ، ۷۷۱